



سوال

(84) صاع کی تحقیق۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین کہ حدیث شریف میں جو صاع کا لفظ آیا ہے، جس سے بہت سے احکام متعلق ہیں، اس کا وزن ہندوستانی قول میں کیا ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ صاع کا جو لفظ حدیث میں آیا ہے، وہ صاع آنحضرت ﷺ کا ہے، اسے صاع حجازی کہتے ہیں، اسی صاع حجازی سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے، صاع عراقی سے نہیں، کیونکہ صاع عراقی آنحضرت ﷺ کا صاع نہیں ہے، چنانچہ اس کی تصریح کتب حدیث میں موجود ہے، اور جہاں احکام اسی صاع سے ہونا چاہیے، جو صاع آنحضرت ﷺ کا ہے، اور اس کا وزن سیروں کے حساب سے یہ ہے، جو مسک الختام شرح بلوغ المرام میں ہے۔

پس صدقہ فطر بسیر پختہ لکھنؤ کو نو دوشش روپیہ است دروپیہ یازدو ماشہ نصف صاع از گندم ایک آٹھارو دوشش پھٹانک وسہ، ماشہ باشد و از جو و چند آن یعنی دو آٹھارو نیم پاؤ شش ماشہ کہ وزن صاع است و نصف صاع بسیر انگریزی کہ ہشتاد روپیہ چہرہ دار است و ہر روپیہ یازدو ماشہ و چہار رتی است یک سیر و نیم پاؤ و نیم پھٹانک دیکھتوہ وسہ ماشہ باشد انتہی اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے، کہ اصل صدقہ فطر میں کیل یعنی پیمانہ تلنبے کا ہے اور وزن کے قدر کی جو حاجت پڑتی ہے تو صرف استقہار و استغناء تلب طلب حفظ الاحکام کمالا متخفی علی الماہر اور لا محالہ قدر وزن میں قدر قلیل اختلاف معلوم ہوتا ہے، اور حقیقت میں مشکل ہی ہے، ضبط صاع کا ساتھ ابطال وغیرہ کے کیونکہ صاع جو حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا، اس سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا ہے، تو وہ پیمانہ معروف و مشہور تھا۔ اب اندازہ و قدر اس کا وزن ہوتا ہے، ساتھ مختلف ہونے اجناس صدقہ کے مثل حمص و ذرہ وغیرہ کے تو ضروری ہے کہ ایسے پیمانہ سے صدقہ دینا چاہیے۔ کہ موافق صاع و پیمانہ رسول اللہ ﷺ کے ہو اور جو شخص اس کو نہ پائے، تو لازم ہے کہ اس طرح سے ادا کرے کہ تیقن کامل ہو کہ یہ اس سے کم و ناقص نہیں ہوگا، مسک الختام میں لکھا ہے کہ احتیاطاً و صدقہ فطر دو سیر انگریزی گندم باید و او د صاع از جو و چند آن یعنی دو سیر و یک نیم پھٹانک و احتیاطاً از جو چہار سیر باید و انتہی۔ پس مقدر کرنا صاع کو ساتھ پانچ رطل و ثلث رطل کے بہت قریب الی الصواب ہے، اور کہ صاحب روضہ نے:

((وقد یثقل ضبط الصاع بالارطال فان الصاع المخرج بہ فی زمن رسول اللہ ﷺ مکیان معروف و یختلف قدرہ وزناً باختلاف جنس، ما یخرج کالذرة و المحص وغیرہما و الصواب ما قالہ

الدارمی ان الاعتماد علی الکلیل بصاع مغار بالصاع الذی کان یخرج بہ فی عصر النبی ﷺ و من لم یجدہ لزمہ اخراج قدر یتقن انہ اولیہ البخاری))

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ صاع چار لپ یعنی چار بک متوسط آدمی کا ہے، اور یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے، پس صحیح اور موافق ہے، صاع رسول اللہ ﷺ کے کذا فی القاموس و حکاہ النووی ایضاً فی الروضۃ۔

اور اہل پنجاب اس امر میں بہت لچھے اور خوب ہیں، کیونکہ ان کے یہاں پیمانہ مثل مد کے پڑوپی ہے، اور مثل صاع کے ٹوپ ہے، اور وہ اسی پر اجراء احکام وغیرہ کرتے ہیں، فقط واللہ



اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۶۶ ج ۱)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 194-196

محدث فتویٰ